صبح 10 بجے سے شام 4 بجے تک پرائیویٹ طبی مرکز پر

علاج ومعالجہ میں ملوث ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی ہوگی

وی او آئی

سرینگر؍؍؍جموں وکشمیر انتظامیہ نے سرکاری اسپتالوں میں تعینات ڈاکٹروں کی پرائیویٹ پریکٹس پرمکمل طور پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس سلسلے میں آنے والے چند دنوں کے دوران باضابطہ طور پر احکامات صادر ہونگے ۔ادھر ایڈمسٹریٹو سیکریٹری ہیلتھ اینڈ میڈیکل ایجوکیشن سید عابد رشید شاہ نے سرکاری اداروں کے ساتھ منسلک ڈاکٹروں کومتنبہ کیا ہے کہ جوبھی ڈاکٹر صبح دس بجے سے شام 4 بجے تک پرائیویٹ کلینک پر علاج و معالجہ کرتے ہوئے پایا گیا تو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی ۔ وائس آف انڈیا کے مطابق سرکار نے واضح کیا ہے کہ کسی بھی ایسے ڈاکٹر جوسرکاری ہسپتال میں تعینات ہوگا کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت نہیں دی جائے گی۔سرکار نے ایسے ڈاکٹروں کونوکری سے فارغ کرنے کا بھی عندیہ دیاہے ۔سرکاری اسپتالوں کی صورتحال مسلسل بگڑ جانے کے باعث سرکار شفا خانوں میں علاج معالجہ کے طرزعمل کو بہتر بنانے کی کوششیں عمل میں لانے جارہی ہے۔ذرائع کے مطابق سرکاری اسپتالوں میں علاج معالجہ کی بگڑتی ہوئی صورتحال کی شکایتیں مسلسل موصول ہورہی ہیں اور انتظامیہ نے سرکاری اسپتالوں میں تعینات ڈاکٹروں کی پرائیویٹ پریکٹس پر پابندی عائدکرنے کا فیصلہ کیاہے اگرچہ سرکار نے اس سے پہلے دوران ڈیوٹی اسپتال میں تعینات ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکل عملے کی پرائیویٹ پریکٹس پر پابندی عائدکرنے کااعلان کیا تھا تاہم ا سکے خاطر خواہ نتائج برآمد نہ ہونے کے بعد سرکار نے اب پوری طرح سے ڈاکٹروں اور پیرا میڈیکل عملے کی پرائیویٹ پریکٹس پر پابندی عائدکرنے کا فیصلہ کیااور اس ضمن میں سرکار آنے والے دنوں کے دوران باضابطہ طور پرایک حکم نامہ جاری کرنے جارہی ہے۔ جوڈاکٹریاپیرا میڈیکل عملہ پرائیویٹ پریکٹس کا مرتکب قرار پایگااس کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لانے سے گریز نہیں کیاجائیگا ۔ذرائع کے مطابق جوڈاکٹر مسلسل سرکاری اسپتالوں کونظرانداز کرکے اپنی پرائیویٹ پریکٹس پرزیادہ توجہ دے رہے ہیں ان کے خلاف سختی کے ساتھ کارروائی عمل میں لائی جائے گی ۔جموں وکشمیر کے سرکاری اسپتالوں میں تعینات جوڈاکٹر پرائیویٹ پریکٹس کررہے ہیں ان کی لسٹ حاصل کی گئی ہے اور ان ڈاکٹروں کی سرکاری اسپتالوں میں کارکردگی کا بھی باریک بینی سے جائزہ لیا جارہاہے۔

سب ڈسٹرکٹ ہسپتال کپوارہ میں ایک پیچیدہ جراحی انجام دی گئی

47 سالہ مریض کے آنتوں کے کینسر کی کامیاب سرجری کا عمل مکمل

وی او آئی

سرینگر؍؍؍ ایک تاریخی واقعہ میں سب ڈسٹرکٹ ہسپتال کپواڑہ کے ڈاکٹروں نے ایک 47 سالہ مردمریض میں مقامی طور پراعلی درجے کی بڑی آنت کے کینسر کے لیے سرجری کامیابی کے ساتھ انجام دے کر ایک طبی سنگ میل حاصل کیا ہے۔ وائس آف انڈیا کے نمائندے میر اقبال کے مطابق مالی چیلنجوں کا سامنا کرنے کے باوجود جوسکمز صورہ کے بار بار جانے میں دشواریاں پیش آرہی تھیں۔ مریض کو سب ڈسٹرکٹ ہسپتال کپوارہ میں بروقت اور ماہرانہ نگہداشت حاصل ہوئی۔دو ہفتے قبل آوٹ پیشنٹ ڈپارٹمنٹ میں پریزنٹیشن کے بعد، مریض، جوخون کی کمی اور غذائی قلت کا شکارتھا، داخل کیا گیااور متعددخون کی منتقلی کے ساتھ سرجری کے لیے احتیاط سے تیار کیا گیا۔مکمل اسٹیجنگ اور ورک اپ کے بعد، مریض نے D3 ڈیسکشن کے ساتھ مکمل میسوکولک ایکسائز کے ساتھ دائیں ہیمیکولیکٹومی کروائی، یہ ایک پیچیدہ طریقہ کار ہے جو شاذ و نادر ہی ضلع یا سب ڈسٹرکٹ ہسپتال کی سطح پر انجام دیا جاتا ہے۔سرجیکل ٹیم، ڈاکٹر رئیس احمد ڈار، کنسلٹنٹ کولوریکٹل، جنرل، اور لیپروسکوپک سرجن کی قیادت میں، ڈاکٹر جعفرحسین اور معاون عملہ بشمول جناب ولی محمد، جناب عبدالاحد، جناب نثاراحمد، اور جناب سید۔طارق نے پورے طریقہ کار کے دوران مثالی مہارت اور لگن کا مظاہرہ کیا۔ ڈاکٹر جہانگیر، ڈاکٹر عارف، مسٹر غلام رسول بھٹ، اور مسٹر ویر پال سنگھ پر مشتمل اینستھیزیا کی ٹیم نے سرجری کوآسانی سے انجام دینے کویقینی بنایا۔ایچ او ڈی سرجری ڈاکٹر ارشدحسین کی رہنمائی میں شبیراحمد اور بشیراحمد کے اضافی تعاون نے کامیاب نتائج میں اہم کردار ادا کیا۔ہمیں یہ بتاتے ہوئے خوشی ہورہی ہے کہ مریض نے دوران آپریشن اور آپریشن کے بعد دونوں طرح بہترین پیش رفت کا مظاہرہ کیا، بغیرکسی پیچیدگی کے،اوراسے اچھی صحت کے ساتھ ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا۔یہ اہم سرجری، سب ڈسٹرکٹ ہسپتال کپواڑہ میں ہمارے ہیلتھ کیئر پروفیشنلز کی غیر معمولی صلاحیتوں اورعزم کواجاگر کرتی ہے۔ہم میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹرمحمد شفیع میر، سی ایم او کپواڑہ ڈاکٹرمحمد رمضان، اور تمام معاون عملے کا ان کی لاجسٹک سپورٹ کے لیے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اوران کی شاندار کارکردگی کے لیے شعبہ سرجری کی تعریف کرتے ہیں۔خصوصی شکریہ سیکرٹری ہیلتھ اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈاکٹر سید عابد رشید شاہ ڈی سی کپواڑہ، ایوشی سوڈان میڈم، ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز کشمیر، ڈاکٹر مشتاق احمد راتھر کا اس طرح کے جدید طریقہ کار کو قابل رسائی بنانے میں ان کے اہم کردار کے لیے۔

وادی میں منشیات کے خلاف پولیس کی مہم تیزی

شوپیان اورسوپور میں تین منشیات فروش گرفتار، ممنوعہ اشیاء برآمد

سی این آئی

سرینگر؍؍؍سماج سے منشیات کے خاتمہ کیخلاف کاروائی جاری رکھتے ہوئے پولیس نے شوپیان اور سوپور میں تین منشیات فروشوں کو گرفتار کرکے ان کے قبضے سے ممنوعہ نشیلی اشاعہ برآمد کرکے ضبط کی ۔ سی این آئی کے مطابق شوپیاں پولیس نے شاہ ہمدان کالونی حنفیہ سکول عالم گنگ میں ناکہ چیکنگ کے دوران ایک شخص کومشکوک حالت میں دیکھا جو نائیلون کا تھیلا اٹھائے الورا اما مصاحب سے عالم گنگ حرمین کی طرف آرہا تھا، مذکورہ شخص کو پولیس پارٹی نے حکمت عملی کے ساتھ گرفتار کرلیا۔ تھیلے کی تلاشی کے دوران پوست کا بھوسا جیسے 7.490 کلو گرام وزنی مادہ برآمد ہوا جسے ضبط کرلیا گیا۔ابتدائی پوچھ گچھ پر اس نے اپنی شناخت طارق احمد راتھر ولدعبدلرحیم راتھر ساکن یمرچھ کولگام کے طور پر پتائی ہے۔ اس سلسلے میں مقدمہ ایف آئی آرمتعلقہ دفعات کے تحت تھانہ پولیس شوپیان میں درج کیا گیا اورتحقیقات شروع کردی گئی ۔اس کے علاوہ تھانہ شوپیان کی پولیس پارٹی نے دانگام شوپیان میں ناکے کی چیکنگ کے دوران معشوق احمد شیخ ولد محمد امین شیخ ساکنہ کولگام کوگرفتار کرکے اس کے قبضے سے 140 گرام چرس پاؤڈر جیسی مادہ برآمد کرکے اسے گرفتار کرکے مقدمہ ایف آئی آراندراج کرلیا۔

میڈیکل کالج انت میں سالانہ 6 لاکھ سے زائد مریضوں کا علاج ہوتا ہے

ہسپتال کے ساتھ تعمیر کے گئے کنٹین پر چھ برسوں سے کام ٹھپ، مریضوں کو مشکلات کا سامنا

وی او آئی

سرینگر؍؍؍ گورنمنٹ میڈیکل کالج انت ناگ میں سالانہ 6 لاکھ سے زائد مریض علاج و معالجہ کیلئے پہنچ رہے ہیں۔ یہ میڈیکل کالج جنوبی کشمیر میں سب سے بڑا صحت مرکز ہونے کے ساتھ ساتھ خطہ پیر پنچال کے مریضوں کیلئے بھی ایک امید کی کرن ہے۔تاہم میڈیکل کالج کے ساتھ قائم کنٹین چھ سال سے نامکمل ہے جس کی وجہ سے یہاں آنے والے مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑرہا ہے۔ وائس آف انڈیا کے نمائندے امان ملک کے مطابق گورنمنٹ میڈیکل کالج انت ناگ میں مریضوں کا کافی رش رہتا ہے کیونکہ یہ میڈیکل کالج جنوبی کشمیر کا نہ صرف پہلا میڈیکل کالج ہے بلکہ سب سے بڑا صحت مرکز بھی ہے۔اس میڈیکل کالج میں روزانہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ علاج و معالجہ کیلئے آتے ہیں اور سالانہ 6 لاکھ سے زائد مریض جی ایم سی انت ناگ میں علاج کیلئے آتے ہیں یہ کالج نہ صرف جنوبی کشمیر کے لوگوں کو طبی سہولیت فراہم کرتا ہے بلکہ خطہ پیر پنچال کے لوگ بھی کافی تعداد میں یہاں آکر علاج کراتے ہیں۔ تاہم میڈیکل کالج کے ساتھ ہی 2017 میں ایک کنٹین تعمیر کیا گیا تھا اور اس کی دوسری منزل تک تعمیراتی کام پہنچنے کے بعد اس پر اچانک سے کام بند کردیا گیا اور تب سے یہ نامکمل ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑرہا ہے خاص کر دور دراز علاقوں سے علاج ومعالجہ کیلئے آنے والے لوگوں کو دقتوں کا سامنا رہتا ہے۔اس ضمن میں وی او آئی نے جب میڈیکل سپر انٹنڈنٹ کے ساتھ بات کی تو انہوں نے بتایا کہ اگرچہ مجھے زیادہ وقت یہاں پر تعینات ہونے میں نہیں ہوا تاہم مجھے پتہ چلاہے کہ جس وقت یہ کنٹین تعمیر کیا گیا اُس وقت کے ٹھیکدار نے اس کی تعمیر میں اینٹ کے بجائے سیمنٹ بلاکس کا استعمال کیا تھا جس کی وجہ سے یہ غیر محفوظ تصور کیا گیا اور اب اس کی دوبارہ تعمیر کے لئے متعلقہ محکمہ نے منظوری دی ہے اور جلد ہی اس پر دوبارہ کام شروع کیا جائے گا۔

کسانوں کا 13 فروری کو’’دہلی چلو مارچ‘‘ ہریانہ میں سیکورٹی کے سخت انتظامات

مارچ سے قبل 7 اضلاع میں انٹرنیٹ خدمات معطل، پیراملٹری فورسز کی اضافی کمپنیاں بھی تعینات

سی این آئی

سرینگر؍؍ کسانوں کے 13 فروری کے مجوزہ ’’دہلی چلو‘ مارچ سے قبل ہریانہ پولیس نے امن وامان برقرار رکھنے کیلئے رکاوٹیں کھڑی کرنا شروع کر دی ہیں۔ وہیں سات اضلاع میں انٹرنیٹ خدمات معطل کردی گئی ہے ۔سی این آئی کے مطابق کسانوں کے 13 فروری کے مجوزہ ’دہلی چلو‘مارچ سے قبل ہریانہ پولیس نے امن و امان برقرار رکھنے کیلئے رکاوٹیں کھڑی کرنا شروع کردی ہیں ۔رپورٹ کے مطابق ہریانہ پنجاب کی شمبھو سرحد کو مستقل طور پر بند کردیا گیا ہے۔یادرہے کہ پچھلی بار پولیس کی جانب سے کی گئی بیریکیڈنگ کوکسانوں نے اپنے ٹریکٹروں سے دریا میں پھینک دیا تھا۔اس لیے اس بار ہائی وے پر سیمنٹ کی بڑی رکاوٹیں نصب کی گئی ہیں اور پوری شاہراہ پر سیمنٹ کی دیوار کھڑی کردی گئی ہے۔کسانوں کے احتجاج کے پیش نظر ہریانہ پولیس نے امن وامان برقرار رکھنے کیلئے سینٹرل پیرا ملٹری فورس کی 50 کمپنیوں کوتعینات کیا ہے۔حکام کا کہنا تھا کہ کسی کوامن اور ہم آہنگی میں خلل ڈالنے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔کسانوں سے کہا گیا ہے کہ وہ بغیر اجازت اس مظاہرے میں شریک نہ ہوں۔سرکاری املاک کونقصان پہنچانے کے خلاف سخت کارروائی کا بھی انتباہ دیا ہے۔13 فروری کوپنجاب اور ہریانہ سے بڑی تعداد میں کسان دہلی پہنچنے والے ہیں، وہاں ان کی طرف سے ایم ایس پی کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج کیا جائے گا۔ اب سیکورٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے انتظامیہ نے ہریانہ کے 7 اضلاع میں انٹرنیٹ بند کردیا ہے۔ہریانہ کے امبالا، کروکشیتر، کیتھل، جند، سرسا، حصار اور فتح آباد میں انٹرنیٹ خدمات معطل کردی گئی ہیں۔ فی الحال یہ پابندی 11 فروری سے 13 فروری تک لگائی گئی ہے، بعد میں ضرورت کے مطابق اس میں توسیع پر غور کیا جاسکتا ہے۔اطلاع مل رہی ہے کہ کسان ہریانہ پنجاب شمبھو سرحد کے راستے دہلی پہنچنے والے ہیں۔

صحت کے ڈھانچے میں بہتری لانے کے بیچ سرینگر اور پلوامہ میں چیف میڈیکل آفیسروں کی کرسی خالی

ایک ماہ گزرنے کے باوجود بھی ابھی تک نئی تعیناتی نہیں ہوئی ، طبی عملہ اور لوگ پریشان

سی این آئی

سرینگر؍؍؍صحت کے ڈھانچے میں بہتری لانے کے بیچ سرینگر اور پلوامہ میں چیف میڈیکل آفیسروں کی کرسی خالی پڑی ہوئی ہے جس کے باعث دونوں اضلاع میں محکمہ کے اہلکاروں اور افسران کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔سی این آئی کے مطابق سرینگر اور پلوامہ ضلع میں چیف میڈیکل آفیسروں کی کرسی خالی پڑی ہوئی ہے اورایک ماہ کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود بھی ابھی تک وہاں نئے افسران کی تعیناتی نہیں لائی گئی ہے ۔معلوم ہوا ہے کہ سرینگر اور پلوامہ کے چیف میڈیکل آفیسران گزشتہ ماہ سبکدوش ہوگئے تھے لیکن ان اہم عہدوں کوابھی تک بھرا نہیں گیا ہے۔اور پلوامہ کے چیف میڈیکل آفیسران گزشتہ ماہ سبکدوش ہوگئے تھے لیکن ان اہم عہدوں کوابھی تک بھرانہیں گیا ہے۔سرینگر میں کام کرنے والے ڈاکٹروں نے بتایا کہ ڈاکٹر جمیل احمد میر چیف میڈیکل آفیسر سرینگر گزشتہ ماہ ریٹائر ہوگئے تھے لیکن حکام نے ابھی تک ان کا عہدہ نہیں بھرا ہے، جس کی وجہ سے یہ اہم عہدہ آج تک خالی ہے۔ان کا کہنا تھا کہ سی ایم او صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کے تال میل اورنگرانی کے سلسلے میں ضلع کے رہنما کے طور پر کام کرتا ہے،لیکن جب یہ عہدہ خالی رہتا ہے تو بہت سے خدشات پیدا ہوتے ہیں۔اسی طرح پلوامہ کے ڈاکٹروں نے بتایا کہ ڈاکٹر حسینہ سابقہ سابقہ چیف میڈیکل آفیسر پلوامہ بھی گزشتہ ماہ ریٹائر ہوچکی ہیں اورکرسی ابھی خالی پڑی ہوئی ہے۔انہوں نے کہا کہ ابھی تک پلوامہ میں بھی کسی چیف میڈیکل آفیسر کی تعیناتی عمل میں نہیں لائی گئی ہے جس کے باعث ملازمین اور دیگرافراد کوبھی پریشانیاں لاحق ہوگئی ہے ۔ادھرڈاکٹروں نے اعلیٰ حکام پر زور دیا کہ وہ اس معاملے کو دیکھیں اور ان آسامیوں کو جلد از جلد پُر کریں تاکہ مریضوں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹروں کوکسی قسم کی پریشانی کا سامنانہ کرنا پڑے۔

سرحدی علاقوں میں لوگوں بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی سے پریشان

سڑکوں کی مرمت، اسکولوں کا درجہ بڑھانے اور کھیل کود کیلئے میدان فراہم کرنے کا کیا جارہا ہے مطالبہ

سی این آئی

سرینگر؍؍؍ سرحدوں پر جنگ بندی معاہدے پرمکمل عملدر سے جہاں امن کی فضا قائم ہے وہیں اب سرحدی آبادی سڑکوں کے بہتر رابطے، کھیل کے میدان اور سرکاری اسکولوں کے بہتر انفراسٹرکچر کا مطالبہ کیا ہے۔سی این آئی کے مطابق شمالی ضلع بارہمولہ کے اوڑی علاقے میں رہائش پذیر لوگوں نے مطالبہ کیا کہ ان کے علاقوں میں بنیادی سہولیات کی بہتری کو یقینی بنایا جاسکے۔نمائندے سے بات کرتے مقامی لوگوں نے بتایا کہ ان کے علاقوں میں سڑکیں، سرکاری عمارتیں اور رہائشی مکانات خستہ حال ہیں جبکہ کھیلوں کے انفراسٹرکچر کواپ گریڈ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔مقامی باشندوں نے بتایا کہ سرحدی علاقہ اوڑی کے درد کوٹ میں سڑکوں پر گڑھے پڑے ہوئے ہیں تاہم اس سڑک کی مرمت نہیں ہو پاتی ہے۔انہوں نے بتایا کہ ایک طرف سے سرکار بہتر سڑک رابطوں کی بات کر رہی ہے تاہم زمینی سطح پر اس میں کچھ نہیں ہے۔ایک مقامی شہری نے بتایا کہ سڑک پر بڑے بڑے گڑھے ہیں اور پچھلے کئی سالوں سے اس کی مرمت نہیں کی گئی ہے اور متعلقہ حکام کو لوگوں کی تکالیف کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ سڑک ایک اہم لنک کے طور پر کام کرتی ہے جو کئی لوگوں کو جوڑتی ہے۔علاقے اور ہزاروں مسافر، ٹرانسپورٹرز روزانہ گڑھوں سے گزرتے ہیں۔سڑک کی حالت خراب ہے۔جس سے لوگوں کی نقل و حرکت بہت مشکل ہو رہی ہے۔اسی طرح سے انہوں نے مزید کہا کہ علاقے میں ایک اسکول ہے جو ایک مکان میں چل رہا ہے اور اس میں چار ہی کمرے ہیں جس میں بچے اچھے سے نہیں پڑ پاتے ہیں اور بارشیں ہونے کے ساتھ ہی انہیں گھروں کو جانا پڑتا ہے ۔ادھر مقامی نوجوانوں نے بتایا کہ ان کے گاؤں میں کھیل کھیلنے کے لیے کوئی جگہ دستیاب نہیں ہے۔ہم نے متعدد بار متعلقہ حکام سے اپیل کی اور درخواست کی کہ کھیل کے میدان کے لیے زمین کا ایک ٹکڑا مقرر کیا جائے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم ایک محدود زندگی گزار رہے ہیں جو ہماری ذہنی اور جسمانی صحت پر بہت زیادہ نقصان اٹھا رہی ہے۔

جموں میں کشمیر کے نامور شاعر سید غلام رسول غیور کی یاد میں تقریب منعقد

کئی شخصیات کی شرکت، مرحوم کوشاندار خراج عقیدت پیش کیا گیا

کے این ایس

سرینگر؍؍؍ جموں میں وادی کشمیر کے ضلع پلوامہ سے تعلق رکھنے والے نامور شاعر،صحافی ، دانشور، مفکر، مصنف اور عالم دین سید غلام رسول غیور کی یاد میں ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے کئی شخصیات نے شرکت کی۔تقریب کے مقررین نے مرحوم کی ادبی اور سماجی خدمات کو یاد کرکے شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔تفصیلات کے مطابق کے ایل سیگل ہال جموں میں جموں وکشمیر کلچرل اکیڈمی جموں اور غیور فاؤنڈیشن کے باہمی اشتراک سے وادی کشمیر کے معروف شاعر سید غلام رسول غیور کی یاد میں ایک ادبی تقریب کا اہتمام کیا۔تقریب میں پروفیسر رتن لال ہانگلو ،جموں کشمیر ہائی کورٹ کے سینئر ایڈوکیٹ ریاض خاور اور یونیورسٹی آف جموں شعبہ اردو کے سابق ایچ او ڈی کے علاوہ دیگر کئی شخصیات نے شرکت کی۔تقریب کے آغاز میں غیور فاؤنڈیشن کے چیرمین انجینئر سید شوکت غیور نے خطبہ استقبالیہ پیش کرکے مہمان کا گرم جوشی سے استقبال کیا۔تقریب کے دوران مقررین نے نامور شاعر اور قلمکار مرحوم سید غلام رسول غیور کی شخصیت اور نثری و شاعری گوشوں پر کھل کر روشنی ڈالی۔مقررین نے مرحوم کی ادبی، سماجی اور علمی خدمات کو یاد کرکے شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔اس موقع پر پروفیسر پران ناتھ ترشال کو غلام رسول غیور لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ سے نوازا گیا۔

سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات کا فقدان

1900 تعلیمی ادارے بجلی اور 900 سکول پانی کی سہولیت سے محروم

وی او آئی

سرینگر؍؍؍ وادی کشمیر میں سرکاری سکولوں میں بنیادی ڈھانچے کی کمی کو پورا کرنے کیلئے سرکاری سطح کے دعوے زمینی سطح پر سراب ثابت ہورہے ہیں کیوں کہ اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ وادی میں 1900 کے قریب تعلیمی ادارے بجلی اور900 کے قریب پانی کی سہولیات سے محروم ہیں۔وائس آف انڈیا کے مطابق حکام کی جانب سے تعلیمی اداروں کوہرطرح کی سہولیات فراہم کرنے کے دعوؤں کے بیچ اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ وادی میں 1900 کے قریب تعلیمی ادارے بجلی اور900 کے قریب پانی کی سہولیات سے محروم ہیں۔ وادی کے 10 اضلاع میں مجموعی طور پر پرائمری سے ہائرسکینڈری سطح تک مجموعی طورپر اسکولوں کی تعداد 10 ہزار 887 ہے، جن میں 5 ہزار 107 پرائمری اسکول، 3 ہزار 498 میڈل اسکول 805 ہائی اسکول اور 379 ہائر اسکینڈری اسکول شامل ہے۔اس دوران معلوم ہوا ہے کہ ان سرکاری اسکولوں میں 1870 ایسے اسکول ہے، جن میں اگر چہ بجلی کی ترسیلی اندر بچھی ہوئی ہیں تاہم ابھی تک انہیں بجلی کنکشنوں سے نہیں جوڑا گیا ہے۔حق اطلاعات قانون کے تحت ملی تفصیلات میں محکمہ تعلیم کا کہنا ہے کہ 8 ہزار 918 اسکولوں کو بیرونی بجلی کی ترسیلی لائنوں سے جوڑا گیا ہے۔مزید معلومات میں کہا گیا ہے کہ شمالی کشمیر کے کپوارہ میں سب سے زیادہ 582 تعلیمی ادارے ہیں، جن میں بجلی کے کنکشن نہیں ہے جبکہ سرینگر میں ایسے میں ایسے تعلیمی اداروں کی تعداد 36 ہے۔ دستاویزات کے مطابق شمالی ضلع بانڈی پورہ میں 170 تعلیمی ادارے، جبکہ بارہمولہ میں 161 بغیر بجلی تعلیمی ادارے ہیں۔اس فہرست کے مطابق جنوبی ضلع انت ناگ میں 271 کے شوپیاں میں 45 جبکہ پلوامہ میں 97 اور کولگام میں 44 اسکولوں کا بھی یہی حال ہے۔وسطی ضلع بڈگام میں 416 جبکہ گاندربل میں 48 تعلیمی ادارے بھی بجلی سے محروم ہے۔اس دوران حق اطلاعات قانون سے ملی معلومات کے مطابق مجموعی طور پر وادی میں 909 اسکول پینے کے پانی سے محروم ہے۔ آر ٹی آئی میں کہا گیا ہے کہ 9 ہزار 878 اسکولوں میں پائپوں کے ذریعے پانی کی سپلائی فراہم کی جاتی ہے۔

ٹریفک نظام میں بہتری کے تمام دعوے زمینی سطح پر بے بنیاد اور کھوکھلے

سرینگر بغیر وادی کے دیگر نو اضلاع اور دیگر نو اضلاع میں لوگوں کو ٹریفک سہولیات دستیاب

اے پی آئی

سرینگر؍؍؍جموں وکشمیر میں بالعموم اور وادی کشمیر میں بالخصوص ٹریفک مہینہ بڑے زوروں شور سے منایا جارہا ہے عوام کو ٹریفک قوانین کے بارے میں جانکاری فراہم کی جارہی ہے وادی بھر میں لوگوں نے اس مہم کا خیر مقدم بھی کیا تاہم کشمیر وادی میں بدنظم ٹریفک نظام میں سدھارنے اور عوام کو بہتر ٹرانسپورٹ سہولیات فراہم کرنے آورلوڈنگ کی بدعت کے خاتمے کے لئے زمینی سطح پر کوئی تبدیلی دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ٹریفک مہم کے آغاز سے کئی دلدوز حادثات بھی رونماء ہوئے اوران حادثات کی وجوہات سڑکوں کی خستہ حالت آورلوڈنگ یا آورٹیکنگ ہی سامنے آئیگی۔اے پی آئی نیوز کے مطابق کشمیر وادی میں ٹریفک نظام کو بہتر بنانے کے لئے کئی دہائیوں سے اقدامات اٹھانے کا بار باریقین دلایا گیا اور اب بھی ٹریفک ٹرانسپورٹ آرٹی او محکموں کی جانب سے ٹریفک قوانین پر عملدرآمد کرانے اور غیرقانونی حالات وسکنات کوروکنے کا دعویٰ کررہے ہے تاہم اس کے باوجود وادی کشمیر میں بہتر ٹریفک سہولیات یا ٹریفک نظام میں بہتری کئی پر دکھائی نہیں دے رہی ہے ۔شہر سرینگر کو سمارٹ سٹی میں تبدیل کرنے کے بعد بہتر ٹرانسپورٹ سہولیات فراہم کرنے کے لئے جموں و کشمیر انتظامی کونسل نے اقدامات اٹھائے اور شہر سرینگر میں سفرکرنے والوں کو کسی حدتک راحت بھی نصیب ہوئی ہے تاہم یہ بات اظہر شمس ہے کہ کشمیر وادی میں 85 % لوگوں کو بہتر ٹرانسپورٹ سہولیات دستیاب نہیں ہے اور حال ہی میں ایک سروے رپورٹ منظر عام پر آیا جسمیں اس بات کا انکشاف ہوا کہ 83% حادثات دیہی علاقوں میں ہوئے ہیں جبکہ شہروں قصبوں میں حادثات کی شرح 17,19% رہی ۔بڑھتے ہوئے ٹریفک حادثات کی کئی وجوہات ہے اورسب سے بڑی وجہ سڑکوں کی تنگی اور اسکی خستہ حالت ۔شہر سرینگر سے اگر شروع کرے تو دیگر شہروں اور قصبوں کی سڑکوں کا جب جائزہ لیا جاتا ہے تو یہ بات کھل کر سامنے آتی ہے کہ 85% سڑکیں خستہ ہے جن کی مرمت انتہائی لازمی ہے اور ٹریفک نظام میں بہتری لانے کیلئے سرکار کوئی اقدامات اٹھانے ہونگے ۔وادی کے تمام بڑے شہروں قصبوں میں پارکنگ کا کوئی وجود نہیں ہے ۔شہر سرینگر میں اگر چہ دس سے بیس ہزار گاڑیوں کو پارکنگ کی سہولیت ہے۔